ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۶ ششماہی للعہ سہ ماہی ۲

جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۶۱ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۲۵ء یوم سہ شنبہ مطابق ۷ جمادی الاوّل ۱۳۴۴ھ جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیر و عافیت ہیں۔ آج ۱۷ نومبر بوقت ظہر حضور کو سر درد کی شکایت ہو گئی۔ صاحبزادہ خلیل احمد کو کل سے کھانسی اور بخار ہے۔ احباب درد دل سے دعا کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حرم اوّل میں جو صاحبزادہ متولد ہوا ہے۔ اس کا نام حفیظ احمد رکھا گیا۔ انکی والدہ محترمہ کو خفیف بخار ہے۔ احباب انکی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

جناب چوہدری نصر اللہ خانصاحب کسی جج کے کام کے لئے ڈسکہ تشریف لے گئے ہیں۔ انکی جگہ حضرت مولوی شیر علی صاحب ناظر اعلیٰ مقرر ہوئے ہیں۔

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر جلسہ سیالکوٹ ضلع آگرہ کے لئے تشریف لے گئے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب بٹالہ بغرض الوداعی پارٹی جو مسٹر اور مسز ڈابسن ڈپٹی کمشنر گورداسپور کو ۲۰ نومبر کو دی گئی تشریف لے گئے۔

لنڈن سے شکریہ احباب و درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ میں بیرسٹری کے آخری امتحان میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ میں محبت اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز دل کے ساتھ اپنے احباب کو یہ خوشخبری سناتے ہوئے اس امر کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ جس طرح میری زندگی حضرت مسیح موعودؑ کی محض دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ اسی طرح یہ کامیابی فی الحقیقت حضور کی صداقت کا نشان ہے۔ کیونکہ آپ کے سچے خلیفہ اور جانشین حضرت خلیفہ ثانی۔ حضرت ام المومنین اور مادر مشفقہ حضرت بیگم صاحبہ اور تمام احباب نے دعائیں کیں۔ حضرت بیگم صاحبہ کا میں خصوصاً شکر گذار ہوں۔ کہ وہ میرے لئے مادرانہ دعاؤں کے علاوہ دوسروں کو دعا کی محرک رہیں۔ میں آئندہ والی زندگی میں سلسلہ حقہ کی خدمت کی توفیق کے لئے دعا کا طالب ہوں۔ خدا کے فضل سے امید ہے۔ جلد حاضر ہو کر بھی شکریہ کی توفیق پاؤنگا۔

خاکسار خادم دخال عبد الرحیم خانصاحب ابن حضرت نواب صاحب لنڈن

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۵ء

مجلس مشاورت کی رپورٹ چھپ کر شائع ہو گئی ہے۔ جس میں نہایت اہم مسائل پر گفتگو کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ضروری ہدایات اور ارشادات بھی درج ہیں۔ جنہیں مدنظر رکھنا ہر ایک احمدی کا عموماً اور ہر ایک کارکن احمدی کا خصوصاً فرض ہے۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد اس کی ایک ایک کاپی منگوا کر اس کا مطالعہ کریں۔ اور اس میں درج شدہ ہدایات کے مطابق سلسلہ کی خدمات سرانجام دینے کی کوشش کریں۔ وہ جماعتیں جو رپورٹ مجلس مشاورت کو مدنظر رکھ کر سلسلہ کا کام نہیں کرتیں۔ ان کے قائم مقاموں کو مجلس میں سالانہ روئداد پیش کرنے کے وقت بہت مشکل پیش آتی ہے۔ اور بڑی شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ پس احباب جلد سے جلد رپورٹ منگا کر اس کا مطالعہ کریں۔ رپورٹ چھ آنے کے ٹکٹ بھیجنے پر دفتر بیت المال قادیان سے مل سکتی ہے۔

یادگیر میں احمدی مبلغین کے لیکچر

۱۸ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ بوقت ۳ بجے میل سے مولوی حافظ روشن علی شاہ صاحب علامہ و مولوی عبدالکریم صاحب و مولوی سید بشارت احمد صاحب حیدر آبادی یادگیر تشریف لائے۔ استقبال کیلئے یادگیر کی جماعت احمدیہ جس میں غیر احمدی احباب بھی شریک تھے انکو بڑی شان و شوکت کے ساتھ بذریعہ موٹر قیام گاہ میں لایا گیا۔ جلسہ کے پہلے روز بوجہ شدت بارش جلسہ کا ہونا ناممکن تھا مگر احباب کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایسی سخت بارش میں الیسا عمدہ انتظام ہوا۔ کہ جس کیوجہ سے غیر احمدی احباب و دیگر احباب جن میں برہمن ماردواڑی وغیرہ بھی شریک جلسہ ہوسکے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے فضائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عمدہ پیرائہ میں تقریر کی۔

پھر جناب حافظ روشن علی شاہ صاحب قبلہ نے اسلام زندہ مذہب ہے۔ اسپر تقریر کی۔ بعد ختم جلسہ لوگوں کے اظہار سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ بہ نسبت پہلے کے لوگوں کا اشتیاق بہت بڑھ گیا ہے۔ اور بقیہ مضمون سُننے کے بہت مشتاق ہیں۔

دوسرے دن بھی بارش بڑی شدت سے ہوئی۔ مگر کمرہ حاضرین سے پُر ہو گیا۔ سامعین کے لئے دونوں جلسوں میں چاہ نوشی کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس دن بقیہ تقریریں بیان کی گئیں۔ بروز جمعہ خطبہ میں جماعت کو انتظام تبلیغ و اخلاقی تعلیم و ہدایت حافظ صاحب ممدوح نے دی۔ چار اشخاص نے جناب حافظ روشن علی شاہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی۔

خاکسار:۔ سید حسین احمدی مخبر دکن مدراس

اٹاوہ میں احمدی مبلغین کے لیکچر

۴ نومبر ۱۹۲۵ء رات کے وقت جلسہ ہوا۔ مقام جلسہ لب سڑک دکانات کی وسیع چھتوں پر تھا۔ پنڈال محنت اور خوش سلیقگی کے ساتھ سجایا گیا تھا جس میں ایک بڑا شامیانہ لگایا گیا تھا۔ ایک طرف خوبصورت کتبے جنمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار و الہامات درج تھے مناسب مقامات پر پنڈال کی رونق بڑھا رہے تھے۔ ہنڈولں کی روشنی اپنی چمک دمک سے دلوں کو لبھاتی اور نور و ظلمت کا فرق دکھاتی تھی۔ اس انتظام کے لئے مستری کریم بخش صاحب، سید معصوم علی صاحب، شیخ محمد صدیق صاحب خصوصاً و دیگر تمام معاونین عموماً تحسین کے مستحق ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء:

کارروائی جلسہ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ پہلے مولوی عبدالغفور صاحب کا لیکچر ہوا۔ مضمون وید و قرآن کا مقابلہ تھا۔ اس لیکچر میں مولوی صاحب موصوف نے پنڈت کالیچرن صاحب آریہ سماجی کے اُن اعتراضات کے جواب دیئے جو پنڈت صاحب نے گذشتہ دیوالی کے جلسہ آریہ سماج اٹاوہ میں کئے تھے۔ جوابات نہایت متانت و سنجیدگی کے ساتھ مؤثر و دلکش پیرایہ میں دیئے گئے۔ اور ویدک تعلیم و قرآنی تعلیم کا مقابلہ کر کے قرآنی تعلیم کی فضیلت ثابت کی گئی۔ یہ لیکچر ۹ بجے ختم ہوا۔ پھر دوسرا لیکچر مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل کا ہوا۔ اس کا موضوع اسلام و دیگر مذاہب تھا۔ اس کے ضمن میں صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی قرآنی معیاروں سے ثابت کی گئی۔ یہ لیکچر بھی دلائل و حقائق و معارف سے پر تھا جلسہ میں اہل ذوق بکثرت رونق افروز تھے۔ غیر احمدی بھائی اور سناتنی ہندو صاحبان اور آریہ سماجی بھی تشریف لائے تھے۔ حاضرین جلسہ نے نہایت ٹھنڈے دل سے لیکچر سُنے اور بہت متاثر ہوئے۔ دوران جلسہ میں منشی محمد عثمان صاحب صدر مجلس کو ایک ضرورت سے باہر جانا پڑا۔ تو اُن کی بجائے جناب منشی الطاف حسین صاحب بی۔ اے (غیر احمدی) ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ صدر بنائے گئے۔ لیکچروں کے اختتام پر ہیڈ ماسٹر صاحب موصوف نے ایک مختصر معنی خیز و لطیف تقریر فرمائی۔ خلاصہ تقریر یہ ہے۔ اگرچہ مجھے بعض احمدی مسائل سے اختلاف ہے۔ لیکن ان فاضل لیکچراروں نے نہایت عمدہ تقریریں فرمائیں۔ اس کے بعد سیکرٹری انجمن احمدیہ نے حاضرین کی تشریف آوری اور پُرامن طریق اور ٹھنڈے دل سے تقریریں سُننے کا شکریہ ادا کیا۔ اور دوسرے جلسہ میں تشریف آوری کی درخواست کی جسپر کارروائی جلسہ ختم ہوئی۔

دوسرے دن ۵ نومبر کو شام کے وقت چونکہ بارش شروع ہو گئی۔ اس لئے جلسہ کا انتظام بدلنا پڑا۔ اور کارروائی جلسہ وقت معینہ پر اس کوٹھی میں کی گئی جس میں دفتر انجمن احمدیہ ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے وقت میں شرکت جلسہ سخت دشوار تھی۔ لیکن پھر بھی اہل شوق دُور دُور سے تشریف لاکر رونق افزائے جلسہ ہوئے۔ مولوی عبدالغفور صاحب کا لیکچر شروع ہوا۔ آپ نے قرآن کریم کے تفسیری نکات بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ساتھ ساتھ مرسل ربانی حضرت مسیح موعود قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت بھی ثابت کی۔ حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

دونوں جلسوں میں کسی صاحب نے رفع شکوک کیلئے کوئی اعتراض پیش نہ کیا۔ نہ کسی نے مناظرہ کی درخواست کی۔ ہرچند بعض متعصب علماؤں نے بہت ہاتھ پاؤں مارے کہ لوگ احمدیہ جلسوں میں شریک نہ ہوں۔ مگر خائب و خاسر رہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے احمدیہ جلسے نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوئے:

راقم:۔ سید صادق حسین مختار عدالت و سیکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

جماعت احمدیہ علی پور کا جلسہ

جماعت احمدیہ علی پور ملتان نے امسال پہلا جلسہ سالانہ کیا ہے۔ مولوی قمرالدین صاحب و مولوی اللہ دتا صاحب جماعت مذکور کے جلسہ سالانہ کے لئے تشریف لائے۔ پہلے دن ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۵ء کی شام کو ۹ بجے کے قریب جلسہ شروع ہوا۔ جس میں جماعت دیوا سنگھ کے ممبران و دیگر غیر احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ مولوی قمرالدین صاحب نے عالمگیر مذہب صرف اسلام ہی ہے پر تقریر فرمائی۔ تقریر مؤثر تھی۔ ۱۱ بجے جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو بعد نماز فجر مولوی اللہ دتا صاحب نے جماعت کی اندرونی اصلاح کے متعلق تقریر نہایت ہی پُرزور و پُرتاثیر لہجہ میں بیان فرمائی۔ جو ایک گھنٹہ تک ہوتی رہی۔ اور ۲۹ اکتوبر کی رات کو حسن پور میں مولوی اللہ دتا صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود(ع) پر عام مجمع میں جسمیں ایک طرف عورتوں کے لئے پردہ میں سُننے کا انتظام تھا۔ اور علاوہ ممبران جماعت کے دیگر احباب غیر احمدی بھی شامل تھے۔ تقریر کی۔ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا:

صالح محمد پٹواری مخدوم پور پہوڑاں ضلع ملتان

جلسہ احمدیہ میانی

۲۸ اکتوبر کارروائی جلسہ بصدارت حاجی جلال دین صاحب شروع ہوئی۔ حافظ جمال احمد صاحب نے تلاوت قرآن کر کے اپنا مضمون اسلام کی خوبیوں پر بیان کرنا شروع کیا جسمیں زیادہ حصہ اسلامی نماز کی فلاسفی تھی۔ ۶ بجے شام تک حافظ صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھی۔ رات کو چودہری محمد یار صاحب مولوی فاضل نے اپنی جماعت کو اپنے عالمانہ وعظ سے مسرور اور محظوظ کیا۔

دوسرے اجلاس میں جناب مخدوم محمد صدیق صاحب امیر جماعت کی صدارت میں کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ نظم اور تلاوت کے بعد چودہری محمد یار صاحب مولوی فاضل نے مقابلہ کر کے ظاہر و واضح کر دیا۔ کہ قرآن کریم ہی آسمانی صحیفہ ہے۔ جو سب خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔ اور جسپر چلکر انسان نجات پا سکتا ہے۔ آریہ صاحبان میں سے ایک نوجوان نے چند سوالات کئے۔ جن کے جواب چودہری صاحب نے تسلی بخش دئے۔ خدا کا شکر ہے کہ اب اس قصبہ میں ہندو مسلمان احمدی مبلغ کی تقریر کیواسطے کافی آجاتے ہیں۔ ایک وقت وہ تھا کہ ان لوگوں کو سخت روکا جاتا تھا:

خاکسار:۔ محمد دین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
یوم سہ شنبہ قادیان دارالامان - ۲۴ نومبر ۱۹۲۵ء

"بلاءِ دمشق"

"سِرُّكَ سِرّی"

"ایک اور بلا برپا ہوئی"

(الہامات حضرت مسیح موعودؑ - ۹ اپریل ۱۹۰۶ء)

(از جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ)

آبادی و بربادی

قانون قدرت کی ہر دفعہ پر غور کر کے دیکھنے اور کائنات کے اندر روزانہ وقوع میں آنے والے تغیرات پر نظر غائر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آبادی و بربادی دونوں پہلو بہ پہلو قضاء و قدر کے منشاء کے ماتحت نظام عالم کو قائم و ارتقاء کے ساتھ خدا کے مقررہ وقت تک دائم رکھنے میں ممد و معاون ہیں۔ پرانی عمارت گرایا جاتا ہے۔ تا اس کی جگہ نئی اور زیادہ خوبصورت و موزون عمارت بنائی جائے۔ دھات کو آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ تا گل کر جل کر اور سڑ کر صاف ہو جائے۔ اور برباد ہو کر وہ عزت حاصل کر سکے۔ جو ایک بالی یا انگشتری کو کسی کان یا انگلی کی زینت بن کر حاصل ہوتی ہے۔ گیہوں پس کر اور انگور دبایا جا کر روٹی اور شراب بنتے ہیں۔ غرض بربادی خواہ سرزنش کے لئے ہو۔ یا انعام کے لئے۔ دراصل آبادی ہے۔ اور رحمتی وسعت کلّ شیءٍ کہنے والے رحیم خدا کی رحمت کا ایک طرز ہے۔

خوبصورت شہر دمشق

ملک شام کا سیاسی مرکز۔ مسیحی و اسلامی روایات گذشتہ کی یاد۔ جس سے پولوس کی زندگی اور مسیحیت کی اشاعت کا گہرا تعلق ہے۔ اور جو سلطنت بنو اُمیہ کا شاندار دار الخلافہ تھا۔ وہ دمشق ہاں وہی خوبصورت شہر دمشق توپوں کی دو رات دن متواتر گولہ باری سے تباہ ہو چکا ہے۔ اس کا تاریخی بازار اور اس کی تاریخی عمارات اور مساجد اور ان کے بلند مینارے جن پر پیشگوئیوں کے ظاہری الفاظ سے محبت رکھنے والے لوگ مسیح ناصری کے نزول کے منتظر تھے مسمار و برباد ہو چکے ہیں۔ اور ہزارہا مخلوق خدا کی جانیں اس شہر میں ضائع ہوئی ہیں۔ اسی "بلاءِ دمشق"، "ناگہانی بلا" ہو کر آئی ہے۔ اور تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً مقدر ہے۔ کہ ریوٹر ہم کو بذریعہ تازہ اطلاع دے کہ دمشق پر حملہ ہوا۔ اور "ایک اور بلا برپا ہوئی" ہے۔

کیا بھید ہے؟

اس بربادی میں کیا راز ہے۔ اور کونسی آبادی مقدر ہے۔ اسے زمانہ بتلائے گا۔ ہم تو اسقدر جانتے ہیں۔ کہ یہ بربادی اور عذاب کسی آبادی اور اصلاح کا پیش خیمہ ہیں۔ اور یقیناً اس میں علم الٰہی کے اندر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ کے لئے کوئی بہبودی و برتری اور اسلام کے لئے خیر کی خبر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے "بلاءِ دمشق" کی خبر دیکر فرمایا ہے:۔ اے پیارے احمد تیرا بھید میرا بھید ہے۔ یہ راز و نیاز کی باتیں۔ اللہ و رسول کا کلام۔ یہ عاشق و معشوق کا ایک دوسرے کے سِرّ سے واقفیت جتانا اس امر پر دال ہے۔ کہ لوح محفوظ پر دمشق کے مشرق سے برپا ہونے والے مسیح کے لئے فتنہ دجال کے پیدا ہونے کی اصل جگہ یعنے شہر دمشق کی بربادی کی نسبت کچھ کامیابیوں کے نقوش لکھے گئے ہیں۔

دمشق پر اتمام حجت

خدا تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ کسی قریہ کسی قوم پر عذاب نازل نہیں کرتا۔ مگر قبل از عذاب تنبیہ کر لیتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔ مَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ ثانی کا معہ ایک جماعت مومنین ۱۹۲۴ء میں دمشق میں نزول ہوتا ہے۔ آپ پیغام حق پہنچاتے ہیں۔ دمشق کے نئے یزیدی مخالفت کرتے ہیں۔ اور حق کی طرف توجہ کرنے والوں کو روکنا چاہتے ہیں۔ بعض احمدیہ تبلیغی ٹریکٹ تلف کئے جاتے ہیں۔ اور پھر ایک عرصہ گذر جاتا ہے۔ دمشق میں حضرت کے منارہ بیضاء کے قریب نازل ہونے کے ایک سال بعد احمدیہ وفد تبلیغ دمشق میں پہنچ جاتا ہے۔ سید زین العابدین دوبارہ یزید کے شہر میں وارد ہوتے ہیں۔ پھر ان کے ساتھ ہی جلال دین کا ظہور ہوتا ہے۔ اخبارات میں سلسلہ احمدیہ کا چرچا ہوتا ہے۔ مُلّاں حیّ لعنت کرتے ہیں۔ مبلغین کو قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ انہیں دجال کہکر پکارا جاتا ہے۔ ان کے اخراج کی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ یکایک آسمان سے آگ برستی اور تنبیہ کے بعد عذاب آتا۔ اور عراق کی کربلا کا نظارہ تاریخ دنیا اعادہ کر کے اب کی مرتبہ ایک رنگ میں دمشق کے اندر دکھائی ہے۔

قبل از وقت اطلاع

حضرت امام حسین کی ذریت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ احمدی مبلغ) کو رویاء میں دمشق کی تباہی جس طرح قبل از وقت دکھائی گئی۔ وہ مومنین کے ایمان کو تازہ کرے گی۔ سید صاحب اپنے ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء کے خط میں لکھتے ہیں:۔ "میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ شہر کے ارد گرد آگ لگی ہوئی ہے اور پھر دیکھا کہ شہر میں بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ اور ہم پر لوگ قتل کا وار کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمارے اور ان کے درمیان کوئی حائل ہو رہا ہے جو انہیں پکڑے ہوئے ہے۔ اس افراتفری میں بعض سیاسی انقلابات ہوتے ہیں۔ ایک نئی شکل کی عربی حکومت بنی ہے اس میں بعض میرے دوست بھی ہیں۔ لوگوں نے پہلا سوال جو اُٹھایا ہے۔ وہ یہ کہ یا مجھے قتل کر دیا جائے یا نکال دیا جائے مجلس کو اور اس کاغذ کو میں دیکھ رہا ہوں۔ خاصی دیر کے بعد وہ فیصلہ کا کاغذ میرے سامنے آتا ہے۔ کہ مولوی جلال دین صاحب کو انگریزی قانون کے ماتحت تبلیغ کرنے کی اجازت ہے وہ گاؤں میں پھر کر تبلیغ کر سکتے ہیں۔ مگر احتیاط سے"

اس رویاء میں دمشق کی بربادی و تباہی کی جو خبر دی گئی تھی۔ وہ بکمال صفائی سے پوری ہوئی۔ چونکہ یہ بلاء صداقت مسیح موعودؑ کے لئے ہے۔ اس لئے خادم مسیح موعودؑ کو قبل از وقت اس سے مطلع کیا گیا۔

احمدیہ جماعت دمشق میں

مغربی ممالک کی ڈاک جس میں محولہ بالا رؤیا والا خط آیا۔ ہمیں ۴ نومبر کو ملی۔ جب سید صاحب مکرم کا خط پڑھا گیا۔ اسی وقت ماریشس سے اخویم محمد احسان صاحب صدیقی کا خط آیا تھا۔ جس میں آپ لکھتے ہیں:۔ "۱۴ ستمبر ۱۹۲۵ء کو میں بگھی میں سوار ہو کر دورہ کر کے روز ہل (ماریشس) شہر میں آ رہا تھا۔ سواری کی حالت میں کسی قدر غنودگی سی طاری ہوئی۔ جس میں میرے سامنے ایک کتاب لائی گئی۔ جیسی کہ بخاری ہے۔ جس میں موٹے قلم سے سرخی لکھی ہوئی ہے۔ "احمدیہ جماعت دمشق میں" مولا کریم اس خواب کو پورا کر دے" یہ خط جس وقت ماریشس سے چلا ہے۔ اس وقت تک دمشق میں قیام جماعت کی خبر وہاں نہیں پہنچی تھی۔ اب مبلغ احمدیت دمشق کی رویاء کا آخری حصہ ملاحظہ ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی اس دوسری رویاء کو سامنے رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انشاء اللہ سلسلہ الٰہی پورے جلال کے ساتھ شہر و دیہات میں پھیل کر دمشق کی بربادی کے بعد آبادی پیدا کریگا۔ اور "احمدیہ جماعت دمشق میں" "اسلام اور اسلامیوں کی کامیاب خدمات سر انجام دیگی" اور اس بلاءِ دمشق یا ایک اور برپا ہونے والی بلا میں جو تقدیر آسمان پر لکھی جا چکی ہے۔ وہ اپنی اصلی صورت میں ظہور کریگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ع

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجّال کہلانے کے دن

(مسیح موعودؑ)

ہندو بیوگان کی عبرتناک حالت

ہندو دھرم میں بیوہ عورتوں کی شادی قطعاً ممنوع ہے۔ اور ستم یہ ہے۔ کہ سوامی دیانند جی جنہیں ہندو دھرم کا بہت بڑا مصلح کہا جاتا ہے۔ اور جنہوں نے اپنے مذہب کی کئی ایک باتوں کو زمانہ حال کے مطابق نہ پا کر اور اہل علم لوگوں میں قابل قبول نہ دیکھ کر ان میں تغیر و تبدل کر دیا ہے۔ انہوں نے بھی بیچاری ہندو بیواؤں کو شادی کی اجازت نہ دی۔ بلکہ اس کی ممانعت کو قائم رکھتے ہوئے نیوگ کا ارشاد فرمایا۔ چونکہ نیوگ قطعاً فطرت اور غیرت کے خلاف فعل ہے۔ اس لئے تا حال ظاہری طور پر جیسا کہ اس کے متعلق سوامی جی نے ہدایت فرمائی ہے۔ اجراء نہ ہو سکا۔ ادھر بیواؤں کی دوبارہ شادی کی ممانعت قائم ہے۔ جس کے نہایت خوفناک نتائج نکل رہے ہیں۔ چنانچہ آریہ اخبار "تیج" ۱۵ر نومبر لکھتا ہے:۔

"ایک انگریز صاحب نے میرٹھ کے محلہ بیرون ... کے متعلق جس میں کسی ہندو بیوہ نے شکل اعضاء و قویٰ والے بچہ کا گلا دبا کر ایک چبوترے پر رکھ دیا تھا۔ اور آپ روپوش ہو گئی تھی فرمایا کہ ہندو کب تک خواب غفلت میں سرشار رہیں گے ہر سال ہندو بیوگان تیس لاکھ جانیں محض اپنی جھوٹی آبرو بچانے کے لئے تلف کر دیتی ہیں۔ آپ نے اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ کہ یہ تعداد محض وہی ہے۔ جو پولیس کے رجسٹروں میں موجود ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض حوادث ایسے بھی ہوں۔ جو بالکل پوشیدہ رہتے ہوں۔ تیرتھ گاہوں پر جا کر بیوگان اپنے زندہ بچوں کو گنگا مائی کی گود میں بٹھا دیتی ہیں"۔

ان الفاظ کو پڑھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ یہ کتنا بڑا اندھیر ہے۔ جو بیواؤں کی دوبارہ شادی نہ کرنے کی وجہ سے ہندوؤں میں ہو رہا ہے۔ اور اس سے علاوہ اس کے تیس لاکھ جانیں ہر سال ضائع ہو جاتی ہیں۔ کس قدر بداخلاقی اور بدچلنی میں ترقی ہو رہی ہے۔

افسوس سوامی دیانند ہندوؤں کے مصلح کہلا کر اور ہندو دھرم میں رد و بدل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بھی ہندوؤں کی بیواؤں کو اس تباہی سے نہ بچا سکے۔ اسی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان کی اصلاحی کوششیں ہندوؤں کے لئے کہاں تک مفید ہیں۔ اور آریہ صاحبان انہیں اس زمانہ کا ہادی اور مصلح اعظم کہنے میں کہاں تک حق بجانب ہیں۔

مسلمانوں کے خلیفے

اس زمانہ کے مسلمانوں نے اسلام کے نہایت ہی ضروری اور اہم مسئلہ خلافت اور خلیفہ کو جس طرح بازیچۂ اطفال بنایا ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ دیگر اقوام جب اپنے اغراض اور مقاصد کے پورا ہونے کے لئے یہ سمجھیں کہ مسلمانوں کو اس کھلونا کے ذریعہ بہلانے کی ضرورت ہے۔ تو جھٹ ان کے ہاتھ میں دے دیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ جیسا کہ اخبار "زمیندار" (۱۵ر نومبر) رقمطراز ہے:۔

"مسلمان تو خلافت قائم کرنے سے رہے۔ البتہ مغربی حکومتیں دھڑا دھڑ خلیفے پیدا کر رہی ہیں۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے شریف حسین خلیفہ اسلام بنے تھے۔ حکومت فرانس کی طرف سے سلطان مراکش خلیفہ ہیں۔ اور اب حکومت ہسپانیہ نے طیطوان میں ایک پانزدہ سالہ نازنین بچے کو خلیفہ بنا دیا ہے"۔

پھر اسی سلسلہ میں لکھتا ہے:۔

"ان تینوں خلیفوں میں ہمیں ایک بات نہایت دلچسپ نظر آئی۔ وہ یہ ہے۔ کہ ان کی عمریں اپنی اپنی سرپرست حکومت کے اقتدار سے بہت مناسب واقع ہوئی ہیں۔ برطانیہ عظمیٰ دنیا میں بہت بڑی حکومت ہے۔ لہٰذا اس کا خلیفہ بھی بڑا ۷۰ سال خوردہ کھوسٹ ہے۔ حکومت فرانس برطانیہ عظمیٰ سے کسی قدر کم درجہ رکھتی ہے۔ لہٰذا اس کا خلیفہ بھی ادھیڑ عمر کا آدمی ہے۔ ہسپانیہ چونکہ بہت کمزور اور بے حقیقت سی سلطنت ہے۔ اس لئے اس کا خلیفہ بھی پندرہ سال سے زیادہ عمر کا نہیں۔ غرض جیسی حکومت ایسے خلیفے اور جیسی روح ویسے فرشتے"۔

اگر مسلمان خلیفہ کی وہ پوزیشن سمجھتے۔ جو اسلام نے رکھی ہے تو آج ان کے ساتھ گھر گھر خلیفے بنا کر عیسائی حکومتیں مسخرہ بازی نہ کر سکتیں۔

اخبار "مدینہ" اور مسلمانان ہند

اخبار "مدینہ" (۱۳ر نومبر) یہ اقرار کرنے کے بعد کہ "ہندوستان اسلامی ملک نہیں ہے۔ اور ہمارا وطن ہے۔ اس لئے اس کی غلامی ہماری غلامی ہے"۔ یہ فتویٰ دیتا ہے کہ:۔

"مسلمان آزادی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ غلامی و محکومی ایمانداری اور اسلام کے منافی ہے۔ نور و ظلمت اور حق و باطل ایک جا جمع نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح ایمان و اسلام اور غلامی و محکومی ایک جا جمع نہیں ہو سکتے"۔

اگر یہ سچ ہے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ کم از کم اخبار "مدینہ" کا سٹاف اپنے فتویٰ کے رُو سے مسلمان نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی غلامی کا آپ معترف ہے۔ اور اس کے نزدیک محکومی ایمانداری کے منافی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ یہ عقیدہ رکھنے والوں کا کیا فرض نہیں ہے۔ کہ غلامی اور محکومی کا جُوا اُتار کر وہ آزادی حاصل کریں۔ جو ان کے مدنظر ہے۔ تاکہ وہ مسلمان اور ایماندار کہلا سکیں۔ اگر فرض ہے۔ تو کیا مدینہ بتا سکتا ہے۔ کہ اس کے سٹاف نے آج تک اس کے لئے کیا تیاری کی۔ کیا یہ وہی مدینہ تو نہیں جس نے "مستوجب" گورنمنٹ کی ذرا سی چشم نمائی پر گڑ گڑا کر معافی مانگ لی تھی۔ جن لوگوں کی ذرا سے خطرہ اور خوف کے وقت یہ حالت ہو۔ وہ اگر خواہ مخواہ کی ڈینگیں ماریں۔ تو کس قدر شرم کی بات ہے۔

اخبار مذکور آئے دن ہمارے خلاف اس لئے نیش زنی کرتا رہتا ہے کہ ہم گورنمنٹ کے خیر خواہ ہیں۔ چونکہ ہم اسلام کی تعلیم کے رُو سے حکومت وقت کی اطاعت ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے یہ کوئی شرم کی بات نہیں ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اس حکومت کے ماتحت رہنا کفر سمجھتے ہیں۔ کیا ان کے لئے ڈوب مرنے کا مقام نہیں ہے۔ کہ وہ بھیگی بلی بنے بیٹھے ہیں۔

ستیارتھ پرکاش کا مصنف کون ہے؟

آریہ اخبارات کے ذریعہ حال میں یہ عجیب و غریب انکشاف ہوا ہے کہ ستیارتھ پرکاش جس پر آریہ سماج کی بنیاد ہے۔ اور جسے وہ اپنی مذہبی کتب میں سے ایک سمجھتے ہیں۔ وہ دراصل سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج کی تصنیف نہیں۔ بلکہ اس کی تصنیف کا دعویدار ایک اور شخص ہے جس کا ایک فرقہ بھی موجود ہے۔ چنانچہ ۹ر نومبر کے ملاپ میں پنڈت وباس دیو شرما شاستری لکھتے ہیں:۔

"وسہرہ کی چھٹیوں میں میں ایک جگہ پرچار کرنے کے لئے گیا تھا وہاں ایک پنڈت جو اپنے آپ کو "دہریا دیگر" فرقہ کا بتاتے تھے آئے۔ دیار تاب مضامین پر بحث ہونے کے بعد انہوں نے مجھ سے کتاب مانگی بغیر کسی خیال کے میں نے انہیں ستیارتھ پرکاش دیدیا۔ رات کو بارہ بجے وہ میرے پاس آئے۔ اور مجھے چور چور اور ٹھگ کہکر دھمکانے لگے۔ جو کچھ ان کے دل میں آیا انہوں نے کہہ ڈالا۔ آخر جب شانتی ہوئی تو میں نے اس کا سبب پوچھا۔ تو بولے۔ تم آریہ سماجی بڑے بدمعاش ہو۔ تم نے تو ہمارے ہی گرنتھ کو سوامی دیانند کے نام سے چھپوا لیا ہے اگر شک ہو تو یہ ملا لو۔ یہ کہکر مجھے انہوں نے اپنی کتاب دی۔ اس کا نام ہے "پرم جیوا ایدیش"۔ اس کتاب پر مصنف کا نام پرم ہنس بزم دیو داس لکھا ہے۔ میں نے کتاب کو کھولکر ادھر ادھر سے پڑھا۔ مضامین بالکل ستیارتھ پرکاش سے ملتے ہیں۔ میری حیرانگی کی کوئی حد نہ رہی جب میں نے یہ دیکھا۔ کہ لفظ بلفظ سطر بسطر مل رہی ہے۔"

وہی آریہ صاحب لکھتے ہیں:۔ جن کو ستیارتھ پرکاش کا مصنف کہا جاتا ہے۔ ان کے شاگردوں کے کئی مٹھ ہیں ایک ضلع ستارہ میں دوسرا اجودھیا میں۔ جو بہت مشہور ہیں۔ ان کے پاس لاکھوں کی جائداد ہے۔ کیا اس انکشاف نے آریہ سماج کی بنیاد کو نہیں اکھیڑ دیا۔ آریہ صاحبان غور فرماویں۔

دلچسپ نوٹ

(ترجمہ از ریویو آف ریلیجنز انگریزی ماہ ستمبر ۱۹۲۵ء)

پروفیسر براؤن اور بہائی ازم

پروفیسر ایڈورڈ جی براؤن۔ ایم اے۔ ایم۔ آر۔ سی پی۔ ایس ایم۔ آر۔ اے۔ ایس۔ ایف۔ آر۔ سی۔ پی علاوہ دیگر خصوصیات کے علوم شرقیہ کے بھی ماہر ہیں۔ آپ نے ۱۸۸۴ء میں ہندوستان کی مختلف زبانوں کے اعلےٰ امتحان کامیابی کے ساتھ کیمبرج یونیورسٹی میں پاس کئے۔ اور اسی یونیورسٹی میں اور پھر لنڈن کی یونیورسٹی میں ۱۸۷۹ء لغایت ۱۸۸۴ء آپ نے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ علم طب میں دستگاہ پیدا کرنے کے علاوہ مشرقی زبانوں میں بھی پوری مہارت پیدا کی۔ آپ نے متعدد ادبی کتابیں لکھی ہیں۔ جو محتاج تعارف نہیں۔ کیونکہ آپ کا نام ہی اس بات کے لئے کافی ضمانت ہے۔ کہ آپ کی تصانیف غیر معمولی ہیں۔ جہاں آپ دوسری زبانوں کے ماہر ہیں۔ وہاں آپ عربی اور فارسی زبانوں میں بھی کافی ملکہ رکھتے ہیں۔ آپ کو نہ صرف ان زبانوں کا کتابی علم ہے۔ بلکہ آپ ان کو کمال روانی کے ساتھ بول بھی سکتے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ حیرت انگیز آپ کی وہ واقفیت ہے۔ جو مشرقی لوگوں کے اطوار و عادات کے متعلق آپ کو حاصل ہے۔ آپ ہیں ان باتوں کو دیکھ کر ایک مشرقی ہرگز نہیں سمجھ سکتا۔ کہ وہ مغربی ہیں۔ بلکہ یہی سمجھتا ہے۔ کہ یہ کوئی مشرقی آدمی ہے۔

اس کے ساتھ ہی آپ مذہبی امور سے بھی شغف رکھتے ہیں۔ اور ان کی تحقیق و تدقیق کرتے رہتے ہیں۔ اور مذہبی خدمات بھی سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ ان خدمات کے سلسلہ میں آپ نے بہائی مذہب کی اصلیت۔ حقیقت۔ اور ابتدا اور پیدائش پر جس شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی ہے وہ نہایت ہی اہم اور بیش قیمت ہے۔ اور یہ بات ہر قسم کے مبالغہ سے مبرا و معرا ہے کہ آپ کو بہائی مذہب کی واقفیت خود ایسے بہائیوں سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ جو اپنے مذہب کی واقفیت سب سے زیادہ رکھنے کے مدعی ہیں۔ ۱۸۸۷ء اور ۱۸۸۸ء میں آپ نے ایران کا سفر کیا۔ اور ۱۸۹۰ء میں آپ نے مرزا یحییٰ صبح ازل اور مرزا حسین علی بہاء اللہ سے ملاقات کی۔ آپ نے اس مذہب کے متعلق چھوٹی سے چھوٹی بات کو بھی بیان کیا ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے فارسی کی وہ دستاویزات بھی شائع کر دی ہیں۔ جن میں اس مقدمہ کی تمام و کمال کارروائی درج ہے۔ جو باب کے ملحدانہ خیالات کی بناء پر اس پر دائر کیا گیا تھا۔ انہیں دستاویزات میں وہ جرح بھی ہے۔ جو باب پر دوران مقدمہ کی گئی۔ اور پھر انہیں میں وہ حکم سزا بھی ہے۔ جو باب کے ملحد قرار پا جانے پر اسکے متعلق دیا گیا۔ ان دستاویزات میں سے جو اس مقدمہ میں شامل مسل ہیں۔ اور جو علامہ موصوف نے شائع کر دی ہیں۔ ایک ایسی دستاویز بھی ہے۔ جو بتاتی ہے۔ کہ باب نے اسی مقدمہ کے ضمن میں حلفی طور پر اپنے تمام دعاوی سے دستبرداری اختیار کر لی تھی اور رحم اور معافی کی درخواست کی تھی پروفیسر صاحب مذکور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ فرقہ سیاسی۔ اخلاقی اور تاریخی تینوں حیثیت سے اہمیت رکھتا ہے۔ پھر اس فرقہ کے اصول کے متعلق ان کی یہ رائے ہے۔ کہ حیات مابعد الموت کا جو اصول ان میں جاری ہے۔ وہ بھی کچھ یوں ہی سا ہے۔ اور پھر ان کے تمام اصول اور عقائد نئے نہیں بلکہ پرانے ہیں۔ اور ان فرقوں میں بعض میں پائے جاتے ہیں۔ جو "غلات" نام کے ماتحت اکٹھے ملے جلے تھے۔ ان سب فرقوں میں سے اسماعیلی فرقہ زیادہ مشہور ہے۔ اور اس فرقہ کے بیشتر اصول اب بھی وہی ہیں۔ جو ان سب فرقوں کے تھے لو جنہیں بابی اور بہائی نئے بنا کر دنیا میں پیش کرتے ہیں۔

پاپائے روم اور پردہ

امید ہے۔ قارئین کرام کے لئے یہ امر قابل توجہ ہوگا۔ کہ جناب پاپائے روم کی ہدایات کے ماتحت حسب ذیل اعلان کیا گیا ہے:۔

"کسی عورت کو اجازت نہ دی جائے گی۔ کہ وہ عیسائی رسوم "عشائے ربانی" "کنفنش" اور "دعائے نوعروسی" وغیرہم میں شرکت عمل کرے۔ یا کسی بچہ کے بپتسمہ پانے اور اسے مسیحی کلیسا میں داخل کرنے کے موقع پر بحیثیت "گاڈ مدر" کام کر سکے۔ جب تک اس کا لباس حسب ذیل قواعد کے ماتحت نہ ہوگا

۱۔ جوان بالغ عورتوں کا لباس ٹخنوں تک لمبا ہونا چاہیئے اور بچوں اور نوخیز لڑکیوں کے گھٹنے بہرصورت ڈھکے ہونے چاہئیں۔ جس کپڑے کا لباس بنایا جائے۔ وہ اتنا مہین نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جسم کی رنگت اور دیگر کیفیات اس میں سے ظاہر ہوں۔

۲۔ گردن دو انگلی سے زیادہ ننگی نہیں رہنی چاہیئے۔

۳۔ کفیں کہنیوں سے نیچے تک ہوں"

ایک اخبار اس اعلان کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"اعلان ہذا عیسائی درزیوں اور ٹوپی سازوں کو اس تباہ کن فیشن کے مقابلہ کے لئے ابھارنے والا ہے۔ وہ عورتیں جو اپنی لڑکیوں کو پردے کی بے پروائی سے غیر شریفانہ لباس پہننے کی اجازت دیتی ہیں۔ عشائے ربانی میں شامل ہونے سے روک دی جائیں گی اور اس بات کی پرواہ نہ کی جائیگی۔ کہ ان کا اپنا لباس اسی طرح قابل اعتراض نہیں۔ اور شرائط کے مطابق ہے۔

"دیاری جیو" میں جو کہ اٹلی کی ایک پرتکلف ساحلی آرام گاہ ہے۔ کیتھولک ایسوسی ایشن کے ممبر محض اس لئے گرجا کے دروازے پر داخلہ سے روک دیئے گئے۔ کہ ان کے لباس پر ان کے دفتر کا نشان چھپا تھا۔ اور ایسا ہی گرجا کے دربانوں نے ان عورتوں کو بھی دروازے پر ہی روک دیا۔ جن کا لباس ان کی جانچ میں شرائط مشتہرہ کے مطابق نہ تھا"

معلوم ہوتا ہے۔ غسل کا وہ غیر مہذب اور بے پردہ لباس جو یورپ بھر میں مروج ہو چکا ہے ایک نرالی بم کی طرح ڈالی دیکھ جناب پاپائے کی اس تجویز کے ساتھ تھوڑی سی ہمدردی بھی کی گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ اس نئی تحریک کے ساتھ رومی شاہی لیڈیاں محض مہذبانہ فیشن کی ترویج کے لئے مؤید و مصدق ہو گئی ہیں۔

مسئلہ ارتقاء

جان ٹی سکوپ کے مقدمہ میں جو ٹے نی سی۔ کے اس قانون کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں ماخوذ کیا گیا تھا۔ جس کا نفاذ اس غرض سے کیا گیا تھا۔ کہ اس (ٹے نی سی) علاقہ کے مدارس میں مسئلہ ارتقاء کی تعلیم نہ دی جائے۔ مسٹر بائرن نے بیان دیتے ہوئے کہا:۔

"باوجود اس کے کہ تمام سائنسدان مسئلہ ارتقاء کو درست تسلیم کرتے ہیں۔ تاہم جب بھی ان سے اسکی صحت کے متعلق استفسار کیا جائے۔ تو اس سبب سے کہ ان کے پاس اس کا کوئی معقول جواب نہیں ہوتا۔ وہ تمام کے تمام اس بات کو تسلیم کر لیتے ہیں کہ جاندار کی ایک نوع کا دوسری نوع بن جانے کے متعلق تا ہنوز کوئی ایسی واضح بات سمجھ نہیں آئی۔ جو اس تبدیلی کی صحت کا یقین کرا سکے۔ انسان کو کسی ادنےٰ حیوان سے پیدا ہونے کے مسئلہ پر یقین لانا ایسا ہی ہے۔ جیسا کسی ادنےٰ جھونپڑی سے ایک عظیم الشان محل کے پیدا ہو جانے پر"

تشریح الابدان کے مشہور و معروف ماہر پروفیسر ووڈ جونز کی رائے اس معاملے میں ازحد دلچسپ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بندر انسان سے بنا ہے نہ کہ انسان بندر سے اور یہ سراسر غلط ہے۔ کہ بندر آہستہ آہستہ ترقی پاکر نمو و بالیدگی اختیار کر کے اور ارتقاء کے تغیرات سہہ کر انسان بن گیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انسان بگڑ کر اور مسخ ہو کر بندر کی شکل میں آگیا۔

ریویو آف ریلیجنز انگریزی

یہ رسالہ جس سے مندرجہ بالا نوٹ ترجمہ کئے گئے ہیں۔ لنڈن سے نہایت خوبصورت لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ انگریزی خواں اصحاب

فوائد کے لحاظ سے گائے بہتر ہے یا بھینس

وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ

ہندوستان میں برادران وطن کی طرف سے گائے ذبح کرنے کے خلاف جو شور محشر برپا رہتا ہے۔ اور جس کے سلسلہ میں بعض مقامات پر انہوں نے نہایت ظالمانہ افعال کئے۔ حتےٰ کہ زندہ انسانوں کو جلا دیا۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ بہی خواہان ملک اس کی طرف متوجہ ہوں۔ اور دلائل اور براہین کے ذریعہ اہل ہنود پر یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ کہ گائے بے شک مفید اور نفع رساں حیوان ہے لیکن ایسا نہیں۔ کہ اس سے زیادہ نفع رساں اور کوئی نہ ہو۔ بلکہ منافع کے لحاظ سے اس سے بھی بڑھ کر اور چوپائے موجود ہیں۔ تاکہ وہ یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ گائے کی حمایت ہم اس کے سب سے زیادہ فائدہ بخش ہونے کی وجہ سے کرتے ہیں۔

ذیل کے مضمون میں جو جناب چوہدری فتح محمد خاں صاحب ایم۔ اے نے لکھا ہے۔ دیگر اغراض کے علاوہ اس غرض کو خاص طور پہ مد نظر رکھا گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

ایک دفعہ کا واقعہ ہے۔ میں ایک پہاڑی جنگل میں سفر کر رہا تھا۔ راستہ بھول کر میں اصل راستہ سے بہت دور نکل گیا۔ اور ایسے علاقہ میں چلا گیا۔ جہاں آبادی بہت کم تھی۔ اور صرف چرواہے اپنے مال مویشی کے ساتھ بود وباش رکھتے تھے۔ راستہ معلوم کرنے کے لئے میں ایک اونچے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ رہا تھا۔ کہ میں نے دیکھا۔ ایک چشمہ پر مسلمان چرواہا تازہ مردہ گائے کی کھال اتار رہا ہے۔ یہ جنگل ایک ہندو راجہ کی عملداری میں تھا۔ اور گائے ذبح کرنے والے کو دس سال قید کی سزا دی جاتی تھی۔ اس لئے میں نے چرواہے سے حیرت سے پوچھا۔ کہ تم یہ کیا کر رہے ہو۔ اس نے کہا۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی ہے۔ اس گائے کو شیر مار گیا ہے۔ اور میں اس کا چمڑا اوتار رہا ہوں۔ اس چرواہے سے چند منٹ باتیں کرنے کے بعد میں نے اسے بتلایا۔ کہ میں کہاں کا قصد رکھتا ہوں۔ اور یہ کہ میں راستہ بھول کر اس طرف آ نکلا ہوں۔ اس پر اس نے میری ایک حد تک راہبری کی۔ اور پہاڑ کی چوٹی سے مجھے ایک دوسرا ڈیرہ چرواہوں کا دکھلایا۔ اور مجھے اس کی طرف جانے کی ہدایت کی۔ عصر کا وقت تھا۔ میں اس کی ہدایت کے مطابق چل پڑا۔ اور شام کے قریب دوسرے ڈیرے میں پہنچ گیا۔ وہاں جاکر معلوم ہوا۔ کہ میری منزل ابھی ۱۲ میل سے کچھ زیادہ ہے۔

اور چونکہ راستہ میں اونچا پہاڑ ہے۔ اس لئے کم از کم ۶ گھنٹے کی مسافت کے علاوہ درندوں کی وجہ سے تمام علاقہ پر خطر بھی ہے۔ اس لئے مجبوراً مجھے اس ڈیرہ میں رات بسر کرنی پڑی۔ مال ومویشی سے طبعی طور پر دلچسپی ہونے کی وجہ سے میں نے اس ڈیرہ کا انتظام اور مال مویشی کو دیکھنا شروع کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ان کی چھوٹے چھوٹے قد کی گائے بیلوں میں چند بھینسیں بھی ہیں۔ چونکہ بھینس بھاری جانور ہوتا ہے۔ اور دشوار گذار پہاڑی علاقہ کے لئے ناموزون۔ اس لئے مجھے تعجب ہوا۔ اور مالک ڈیرہ سے ایسے علاقہ میں چند بھینسیں رکھنے کی وجہ دریافت کی۔ تو گلہ بان نے بیان کیا۔ کہ اس علاقہ میں عام طور پر شیر اور چیتے گلوں پر حملہ کرتے ہیں۔ لیکن جس گلہ میں بھینسیں ہوں۔ اس پر عام طور پر حملہ کم ہوتا ہے۔ اور اگر درندہ حملہ کردے تو بھینس ایسا جانور ہے کہ گائے کی طرح ڈرتا نہیں۔ بلکہ تمام بھینسیں جمع ہو کر درندہ کا مقابلہ کرتی ہیں۔ اور اکثر یکبارگی حملہ کر کے درندہ سے اپنے آپ کو محفوظ کر لیتی ہیں۔ اور اس طرح دوسرے جانور بھی محفوظ رہتے ہیں۔ اگر صرف گائیں ہوں۔ تو درندہ حملہ کرنے سے بالکل نہیں ڈرتا۔ گائیں حملہ کے وقت اکثر منتشر ہو جاتی ہیں۔ اور بھاگ کر جان بچانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس طرح اکا دکا جانور جو درندے کے قبضہ میں آجائے ضائع ہو جاتا ہے۔ اور اکثر گلہ بان کی جان جوکھوں میں پڑ جاتی ہے۔

تجربہ کار چرواہوں کے اس دستور عمل سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بھینس گائے کی نسبت زیادہ دلیر اور زیادہ ہوشیار جانور ہے۔ دلیری اس بات سے ظاہر ہے۔ کہ دشمن کے سامنے بھاگتی نہیں۔ اور ہوشیاری اس بات سے ظاہر ہے کہ حملہ کے وقت سب جمع ہو کر یکبارگی درندے پر حملہ کرتی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ خوراک کا اثر انسانی اخلاق پر بہت پڑتا ہے۔ اگر یہ بات صحیح ہے۔ تو بھینس کا دودھ گائے کے دودھ کی نسبت یقینی طور پر زیادہ مفید ہوگا۔ خاصکر ہم ہندوستانیوں کے لئے۔ اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ ہندوستان کے لوگوں کو دلیری جرأت اور بیرونی دشمن کے حملہ کے وقت اتفاق اور اتحاد کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ خواہ ہندوستان اپنے آپ کو کس قدر تیس مار خاں بنتے ہوں لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ ہندوستان کے باشندوں کے ایک بہت بڑے حصہ میں بزدلی توحد بھیڑ بکری سے زیادہ نہیں۔ اس میں [illegible] مذہبی تعلیم [illegible] خوراک۔ تمدنی اور سیاسی [illegible] ہیں۔ اس لئے اس سے بڑھ کر اور کیا اصلاحی کوشش ہو سکتی ہے۔ کہ ایک ایسے جانور کا دودھ استعمال کیا جائے۔ جس کے شیر کے سامنے ہوتے ہوئے بھی اوسان خطا نہیں ہوتے۔ اور اس کا جم کر مقابلہ کرتا ہے۔ یہ بات خاص کر ہمارے ان ہندو دوستوں کے لئے مفید ہوگی۔ جن کے مذہب میں کسی قسم کا گوشت کھانا قطعاً حرام ہے۔ گوشت کی طرح دودھ بھی حیوانی خوراک ہے۔ اور دودھ پینے سے گوشت کھانے کا مطلب کسی حد تک حل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر دودھ ہی پینا ہے۔ تو بہتر ہوگا۔ کہ بجائے گائے کے بھینس کا دودھ استعمال کیا جائے۔ تاکہ ہماری مشہور ہندوستانی بزدلی اور اندرونی پھوٹ کی کسی حد تک اصلاح ہو سکے۔ ہمارے ملک میں کمزور دل آدمی کو بزدل کہتے ہیں۔ لیکن انگریزوں میں ایسے آدمی کو Coward یعنی گائے کے دل والا کہتے ہیں۔ اور پنجابی میں ایک ضرب المثل ہے۔ جس کا مطلب ہے۔ کہ فلاں آدمی کا بھینس کا حوصلہ ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مصائب اور شدائد میں گھبراتا نہیں ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ بھینس کو گائے پر خواہ مخواہ ترجیح دیجائے لیکن یہ سب باتیں قابل غور ضرور ہیں۔ (باقی)

اعلان ضروری

میجر نواب ملک سر خدا بخش صاحب ٹوانہ کے۔ سی۔ آئی۔ ای او۔ بی۔ ای وغیرہ بالقابہ کے متعلق گذشتہ ماہ میں مشورہ دیا گیا تھا۔ کہ وہ آنریبل سر فضل حسین صاحب کی جگہ لیجسلیٹو کونسل پنجاب کی ممبری کے لئے کھڑا ہونا چاہتے ہیں۔ احمدی احباب ان کو ووٹ دیں۔ لیکن نواب صاحب موصوف نے اپنے ارادہ کو ملتوی کر دیا تھا۔ اس لئے بذریعہ اخبار الفضل احمدی احباب کو مطلع کر دیا گیا تھا۔ کہ نواب صاحب موصوف کھڑے نہیں ہونگے۔ لیکن اب پھر ان کو بعض احباب نے ان کی جگہ کھڑا ہونے کے لئے مجبور کیا ہے۔ اسلئے انہوں نے اب پھر اپنا ارادہ پختہ کر لیا ہے۔ لہذا اب مکرر احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ہمارے احمدی ووٹرز نواب صاحب موصوف کے حق میں ووٹ دیں۔ ان کو ووٹ دینا مفاد سلسلہ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ والسلام۔

(محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ ناظر امور عامہ)

ضرورت ہے

یو پی میں ایک سرکاری محکمہ میں چند کلرکوں کی ضرورت ہے۔ جو انٹرنس پاس ہوں یا گریجوایٹ یا انڈر گریجوایٹ جنہوں نے سکول یا کالج میں سائنس لی ہو۔ اور بنگالی زبان جاننے والوں کو ترجیح دیجاویگی۔ تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار۔ چار روپیہ سالانہ ترقی۔ گریجوایٹوں کیلئے زیادہ ترقی کی امید ہے۔ لیکن شروع میں تنخواہ چالیس روپیہ ہی ملیگی۔ بہت جلد درخواستیں انگریزی زبان میں لکھ کر دفتر امور عامہ میں بھیجیں سرنامہ یعنی محکمہ کے دفتر کا نام وغیرہ نہ لکھیں۔ خود میاں سے لکھکر محکمہ مذکور میں درخواستیں بھیج دی جائیں گی۔ والسلام۔ (ناظر امور عامہ۔ قادیان)

سول انجینرنگ کالج کپورتھلہ بسرپرستی و امداد

ہز ہائی نس عالی جناب مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ، سال گذشتہ میں کالج ہذا کو ریاست نے ریکگنائزڈ کر لیا ہے۔ یہاں کے طلباء گورنمنٹ کے ہر محکمہ میں مختلف تنخواہوں پر اسوقت کام کر رہے ہیں۔ بہت سے اخبارات معززین اور انجینرز کے علاوہ ڈائرکٹر جنرل ملٹری ورکس انڈیا ایجوکیشنل کمشنر انڈیا گورنمنٹ کے ایسے جلیل القدر حکام نے یہاں کی تعلیم ضبط۔ نظم و نسق اور سٹاف کی تعریف فرمائی ہے۔ سب اوورسیر۔ اوورسیر۔ اور سب انجینر کلاسز کے پراسپکٹس ملازم شدہ طلباء کی فہرست معہ حکام کے سرٹیفکیٹ کے انجینرنگ ڈائرکٹر صاحب سے مفت مل سکتے ہیں۔

تریاق چشم (رجسٹرڈ) کی تصدیق،

نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر کیمل پور، "میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے "تریاق چشم" جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے استعمال کیا ہے۔ میں نے گوجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (دیسی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا ہے۔ میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ دستخط انگریزی صاحب سول سرجن" نوٹ:۔ قیمت پانچ روپے دعہ، تریاق چشم رجسٹرڈ علاوہ محصولڈاک وغیرہ موازی ۸ر بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم (رجسٹرڈ)،
گڑھی شاہدولہ صاحب۔ گجرات۔ پنجاب

ناظرین اخبار ضرور پڑھیں

عشق عہ۔ احکام القرآن عہ مجلد عہ۔ درثمین مجلد اردو فارسی عہ۔ اربعین ۸ر ترک موالات ۸ر۔ آئینہ کمالات اسلام ۳ر۔ ازالہ اوہام ۳ر۔ فتح اسلام ۵ر توضیح مرام ۵ر۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ ۳ر۔ درثمین اردو ۵ر۔ قبولیت دعا کے گر ۱۰ر۔ تقوی کے حصول کے ذرائع ۳ر۔ نعیبر بکڈپو قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

آنے والی کرسمس اور نئے سال کی تعطیلات کے لئے نارتھ ویسٹرن ریلوے معہ کالکا شملہ سیکشن پر واپسی کے ٹکٹ جو ۴ر جنوری ۱۹۲۶ء تک ہونگے۔ ۱۴ر دسمبر سے لے کر ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۵ء تک حسب ذیل شرح پر دیئے جائیں گے۔

درجہ اول و دوم — ½۱ کرایہ پر

سواے درمیانہ — ۸ پائی فی میل۔ ماسوا کالکا شملہ سیکشن جہاں ½۱ کرایہ چارج کیا جائے گا۔

دفتر ایجنٹ
لاہور تاریخ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۲۵ء
جے۔ ایچ جیمز
قائم مقام ایجنٹ

دولاثانی دوائیں

شرط یہ کہ اگر فائدہ نہ ہو تو فی الفور قیمت واپس لو،

حضرت حکیم مولانا مولوی نور الدین صاحب بلا شبہ علم طب کے بادشاہ تھے۔ آپ کی طبی قابلیت کا لوہا اپنے اور بیگانے سب مانتے ہیں۔ ہم نے اس امر کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ حضرت موصوف کے چیدہ اور نادر نسخہ جات کو تیار کر کے مخلوق اللہ کو فائدہ پہنچایا جائے چنانچہ ہم نے فی الحال حسب ذیل دو نادر و نایاب نسخے زر کثیر صرف کر کے تیار کئے ہیں۔ اگر پبلک نے قدر دانی کی۔ تو پھر ہم اور بھی نادر نسخوں کے تیار کرنے میں روپیہ خرچ کرنے کے لئے دریغ نہیں کرینگے۔

اکسیر البدن رجسٹرڈ

یہ لاثانی دوا باقاعدہ رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس دوا پر ختم ہے۔ دل میں نئی امنگ دماغ میں نئی ترنگ اور اعضاء میں نئی جولانی پیدا کرنا بس اس دوا کا ہی کام ہے۔ گویا ہر قسم کی بدنی اور دماغی کمزوری کے لئے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صہ

موتی سرمہ رجسٹرڈ

بے مثل سرمہ بھی باقاعدہ رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ ملاکا اور افریقہ ایسے دور دراز ممالک تک جاتا ہے۔ ڈاکٹر لوگ بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ قیمت ایک تولہ صرف عہ۔

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب شاہی حکیم کے چیدہ نسخے ہونا ہی ان کے بے مثل ہونے کی کافی گارنٹی ہے۔ مگر چونکہ عام پبلک اشتہاری دنیا سے بدظن ہے۔ اس کے ازالہ کے لئے ہمارا یہ لکھ دینا کافی ہوگا۔ کہ اگر خدانخواستہ یہ دوائیں بموجب تحریر مفید ثابت نہ ہوں۔ تو پھر آپ بقیہ دوائی واپس کر کے فی الفور اپنی قیمت وصول کریں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے۔ اب بھی ان بے نظیر دواؤں سے فائدہ نہ اٹھانا۔ گویا دریا میں رہ کر پیاسے رہنا ہے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

رشتہ کی ضرورت

ایک لڑکی قوم شیخ احمدی کے لئے ایک ایسے رشتہ کی نکاح کے لئے ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ برسر روزگار قوم شیخ ہو۔ احمدی متقی ہو۔ درخواستیں مفصلہ ذیل پتہ پر آویں۔ ل۔م معرفت شیخ گلزار محمد احمدی سوداگر چرم۔ آگرہ

ممالک غیر کی خبریں

—— پیرس۔ ۱۵ نومبر:۔ جنرل سرائیل یہاں پہنچ گئے۔ ایک ملاقات کے دوران میں انہوں نے کہا کہ واقعات شام کا پہلو انہیں تاریک نہیں نظر آتا *

—— لندن۔ ۱۵ نومبر:۔ تمام شہر میں بڑے بڑے پوسٹر لگے ہوئے ہیں جنہیں جنرل سرائیل اور اماکین حکومت پر جنہوں نے ان کو شام میں مقرر کیا حملے کئے گئے ہیں۔

—— لندن۔ ۱۵ نومبر:۔ اخبار ٹائمز کے نامہ نگار روما کی روائت کے مطابق اٹلی میں ایک قانون نافذ ہونے والا ہے۔ جس کی رو سے وزیر اعظم کو تمام دیگر وزرا کے مقرر و برخاست کرنے کا اختیار کلی ہوگا۔ مزید برآں وزیر اعظم کے بغیر منظوری پارلیمنٹ میں کسی مسئلہ پر بحث نہ ہو سکے گی۔ وزیر اعظم کو تمام وزراء کابینہ کے اختلافات کے فیصلہ کا اختیار ہوگا *

—— لندن۔ ۱۴ نومبر۔ ٹائمز نے پیشین گوئی کی ہے کہ نامزد شدہ وائسرائے کے عہد میں ایسے فیصلے ہونگے۔ کہ جن سے سلطنت ہند کے آئین سیاسی و طریق حکومت میں بہت زیادہ تبدیلی رونما ہوگی *

—— آکسفرڈ۔ ۱۷ نومبر۔ آج دار العوام کا جب اجلاس منعقد ہوا تو مسٹر چیمبرلین سے دمشق پر گولہ باری کے متعلق بھی سوال کیا گیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ان سے اس مسئلہ پر نیز گولہ باری سے برطانوی نقصانات کے متعلق فرانسیسی حکومت سے خط و کتابت ہو رہی ہے

—— مینچسٹر گارڈین نے ایک تجویز پیش کی ہے۔ کہ جنیوا میں ایک مسجد بنی چاہیئے۔ تاکہ وہاں کے رہنے والوں یا وہاں آنے جانے والوں کے نماز پڑھنے کے لئے ایک خاص جگہ ہو۔ تجویز میں کہا گیا ہے کہ لندن، پیرس، برلن وغیرہ میں مسجدیں ہیں۔ لیکن جنیوا میں جسکو بین الاقوامی حیثیت سے مسلمانوں سے سب سے زیادہ تعلق ہے مسلمانوں کے لئے کوئی عبادت گاہ نہیں ہے *

—— وائنا۔ ۱۰ نومبر سرحد بیسا ربیہ کے مقام گیلیز میں آٹھ آدمی گرفتار ہوئے۔ جنکو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ الزام یہ تھا کہ انھوں نے اس وقت جبکہ فرڈیننڈ شاہ رومانیہ دریائے ڈینیوب کے نشیبی علاقہ میں شکار کھیلتے ہوں بم پھینک کر ان کو قتل کرنے کی سازش کی تھی *

—— بیت المقدس۔ ۱۵ نومبر۔ مجاہدین شام نے غازی زید العطرش کے زیر کمان ضلع لبنان میں اس فرانسیسی فوج کا زبردست تعقب کیا جو حصبیہ سے ایک شدید جنگ کے بعد نکالی گئی تھی۔ ازاں بعد مجاہدین نے قطوا پر قبضہ کر لیا۔ پھر مرجوبوں کی طرف بڑھے۔ اور اس کو بھی بآسانی مسخر کر لیا۔ حالانکہ ان کا خیال تھا کہ مرجوبوں پر شدید مزاحمت ہوگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ غازی زید العطرش جبل عمیس سے ملحق رہنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ یہاں زبردست جنگجو لوگ آباد ہیں جو سرفروشی کے لئے بالکل کمربستہ ہیں۔ اس علاقہ پر قبضہ ہو جانے سے غازی العطرش سیدان کے مقام پر سمندر پر اقتدار قائم کرلیں گے۔ بیروت کا پیغام مظہر ہے۔ کہ قائم مقام ہائی کمشنر نے ایک لاکھ پونڈ کی منظوری مسترد کردی جو دمشق سے وصول کئے تھے *

—— قاہرہ۔ ۱۷ نومبر۔ شامی اخبار الف با کو معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی حکام اور دروسیوں کے لیڈر سلطان العطرش کے درمیان صلح کی گفت و شنید شروع ہو گئی ہے *

—— پیرس۔ ۱۷ نومبر۔ اخبار پتی ژنال نے بلوائی ہوا بازوں کی تصویریں شائع کی ہیں جن میں دکھلایا گیا ہے کہ ان کے ہمراہ غیر ملکی سکھلانے والے ہوا باز ہیں *

—— "ٹائمس آف انڈیا" کو مقام تلکش (امریکہ) سے ایک تار اس مضمون کا ملا ہے۔ ایک نامی ایک ڈاکٹر نے اپنی لڑکی کو اس بنا پر کلوروفارم کی شیشی سنگھا کر مار ڈالا کہ ان کی موت کا زمانہ قریب آ گیا تھا۔ اور ان کے بعد لڑکی کا کوئی پرسان حال باقی نہ تھا۔ اس جرم میں ان پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور جج نے رہائی کا فیصلہ دیدیا۔ وکیل ملزم نے اپنی بحث کے دوران میں بیان کیا کہ ڈاکٹر ۳۲ سال سے اس کی پرورش کر رہا ہے۔ اور اب اپنے مرنے کے بعد وہ اس بار کو دوسروں کے کندھوں پر نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ یہ لڑکی بے عقل اور بالکل اپاہج تھی۔ اور کھانا بھی چبایا ہوا کھاتی تھی *

—— لندن۔ ۱۷ نومبر۔ مصر کے سیاسی حلقوں میں زاغلول پاشا کی اس دھمکی سے بڑی ہلچل مچ گئی ہے۔ جو انہوں نے پولیس کے جلسہ کو جو ۱۳ نومبر کو منعقد ہونے والا تھا۔ اور جس میں وہ خود تقریر کرنے والے تھے۔ روک دینے پر دی ہے۔ اخبار "ٹائمس" کا نامہ نگار مقیم قاہرہ لکھتا ہے کہ زاغلول پاشا نے اپنی تقریر کو جو وہ اس جلسہ میں کرنے والے تھے۔ شائع کیا ہے۔ اس تقریر میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ انہوں نے اس عام خبر کی تصدیق کی ہے۔ کہ زاغلول پارٹی کے ممبران پارلیمنٹ (ڈپوٹیز) ۲۱ نومبر کو نظام اساسی کی ایک دفعہ کے مطابق ایوان پارلیمنٹ میں جمع ہوں۔ اگر اس اجتماع کے وقت حکومت نے مداخلت کی تو شدید فسادات کا اندیشہ ہے *

—— لندن۔ ۱۰ نومبر (ٹائمز کا خاص تار) اخبار ٹائمز کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے رقمطراز ہے۔ کہ ایک نیم سرکاری اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ اہل شام کی طرف سے ایک وفد آیا ہے۔ جو یورپ کو جا رہا ہے۔ تاکہ جمعیتہ الاقوام کی خدمت میں اہل شام کی طرف سے یہ درخواست کرے کہ ملک کی حکمرداری کسی دوسری سلطنت کے حوالہ کردی جائے *

—— ہنگامہ دمشق و فرانسیسی گولہ باری کے واقعات معلوم کرکے عراق کے ہر دو ایوان پارلیمنٹ کی طرف سے احتجاجی قرار دادیں پاس ہوئی ہیں۔ اور مقامی اخبار شہدائے دمشق کے ماتم میں سیاہ شائع ہوئے ہیں۔ مسجدوں میں جلسے کرکے پرجوش تقریریں بھی کیگئیں *

ہندوستان کی خبریں

—— گجرات کی پولیس نے بلدیہ گجرات کے نائب صدر لالہ ہرگوپال بیرسٹر اور گجرات کے سابق آنریری مجسٹریٹ سیٹھ پر چراغ الدین کا تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۵۱ ہ و ۴۵۲ کے ماتحت چالان کر دیا ہے۔ ان پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے ایک مسلمہ کے مکان پر جبراً داخل ہو کر اس کی عصمت کو پامال کیا *

—— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجلس خلافت ضلع لاہور کے سیکرٹری اور انجمن خدام الحرمین کے کارپردازوں کے نام اس مضمون کے نوٹس جاری کئے ہیں۔ کہ آج سے دو مہینے کی مدت تک یہ ہر دو جماعتیں حسب منشا دفعہ ۱۴۴ ضلع لاہور کی حدود کے اندر کوئی جلسہ عام منعقد نہیں کر سکتیں *

—— ۱۶ نومبر کو سر میلکم ہیلی گورنر پنجاب لاہور چھاؤنی کے ہوائی جہازوں کے سٹیشن پر معائنہ کے لئے گئے۔ شاہی ہوا باز فوج کی طرف سے آپ کے پرواز کی دعوت دی گئی۔ جسکو آپ نے منظور کر لیا۔ اور بیس منٹ سے زیادہ دیر تک لاہور پر اڑتے رہے۔ زمین پر اترتے وقت آپ نے نہایت مسرت کا اظہار کیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ سر میلکم ہوائی جہاز میں سوار ہوئے ہیں *

—— بمبئی ۱۹ نومبر:۔ منفرد مقتول باولا میں جن تین آدمیوں کو سزائے موت کا حکم ملا تھا ان میں سے شفیع احمد رسالدار سوار پولیس اندور اور شام راؤ ڈگے پرانی فوج اندور کو عمر کھاری جیل میں آج صبح کے سات بجے پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ پھانسی کے وقت صرف سرکاری افسر اور دونوں مجرموں کا ایک ایک رشتہ دار وہاں موجود تھا۔ تیسرے مجرم پانڈے نے چونکہ ہائی کورٹ کے حکم کے بعد سے پاگل پن کی علامات ظاہر کی ہیں۔ اس لئے وہ ابھی پونہ جیل میں زیر ملاحظہ ہے۔ مجسٹریٹ کی تفتیش کے بعد ڈگے کی لاش اپنے وطن ناسک اور شفیع احمد کی لاش بڑودا لے جانے کیلئے ان کے رشتہ داروں کے سپرد کر دی گئی *

—— لاہور ۱۸ نومبر:۔ سٹیٹ ریلیل ریکارڈز کمیشن کے زیر انتظام ۲۲ نومبر کو لاہور میں ایک تمدنی کانفرنس کا انعقاد ہوگا *

—— سردار امر سنگھ سابق اڈیٹر لائل گزٹ اپنی دو سال کی سزا پوری کرکے ۱۸ نومبر کو میانوالی جیل سے رہا ہو گئے *

—— ضیا نفت پنج امرتسر کے اڈیٹر حسین میر کو زیر دفعہ ۱۵۳ الف دو صد روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ قید کی سزا ہوئی *

—— کلکتہ۔ ۱۵ نومبر:۔ کلکتہ کے مسلمانوں میں یہ خیال بڑے زور کے ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ کہ تحریک خلافت کے دن اب پورے ہو چکے ہیں۔ چنانچہ آج ہوڑہ میں مسلمانوں کا جو پُر ہجوم جلسہ منعقد ہوا اسمیں اس خیال کا بڑی شدومد سے اظہار کیا گیا۔ اس جلسہ میں بعض مسلمانوں نے جو خلافت کمیٹی کے توڑ دینے کے حق میں ہیں بہانگ دہل اعلان کیا